سوال

(1199) عیدین کے موقع پر خاص قسم کے کیک کاٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ رواج ہیں جو ہمیں اپنے بڑوں سے ملے ہیں کہ عیدالفطر کے موقع پر خاص قسم کے کیک، ستائیس رجب، پندرہ شعبان اور عاشورہ محرم کے مواقع پر خاص کھانے اور حلوہ جات بنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مواقع پر خوشی کا اظہار کرنا اور کھانے پینے وغیرہ کا خاص اہتمام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلَّهِ)

''یدالاضحیٰ کے بعد تین دن ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کی یاد کے دن ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، حدیث: 1141سنن ابی داود، کتاب الضحایا، باب فی حبس لحوم الاضاحی، حدیث: 2813ومسند احمد بن حنبل: حدیث: 20741۔)

کہ لوگ اس موقع پر قربانیاں کرتے، گوشت کھاتے اور اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور یہی حکم عیدالفطر کا ہے، بشرطیکہ شرعی حدود سے تجاوز نہ ہو۔

لیکن ستائیس رجب، پندرہ شعبان اور عاشورہ محرم کے مواقع پر خوشی کا اظہار، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ منع ہے، مسلمان آدمی کو ان مواقع کی دعوتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں۔ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: ''نئے نئے کاموں سے دور رہو، (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، حدیث: 4607، سنن ابن ماجہ، کتاب الایمان وفضائل الصحابۃ والعلم، باب اجتناب البدع والجدل، حدیث: 46ومسند احمد بن حنبل: 126/4، حدیث: 17184۔)

ستائیس رجب کے بارے میں کچھ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ یہ معراج کی رات ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں پر لے جایا گیا تھا۔ مگر تاریخی اعتبار سے یہ بات ثابت نہیں ہے اور جو بات ثابت نہ ہو وہ باطل ہوتی ہے، اور جو کام کسی باطل پر مبنی ہو وہ باطل ہوا کرتا ہے۔ اگر بالفرض معراج اس رات میں ہوئی بھی ہو تو بھی ہمارے لیے جائز نہ ہوگا کہ اسے بطور عید منانا شروع کر دیں یا اس میں کوئی خاص عبدت شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ چیزیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ سے ثابت نہیں ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام ان

اعمال خیر کے زیادہ لائق تھے ۔ وہ آپ علیہ السلام کی سنت اور آپ کی شریعت کی اتباع کے بڑے ہی شائق تھے ۔ ہمارے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں نہیں ہوا، اسے ہم شروع کر دیں ۔

اسی طرح پندرہ شعبان کی رات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں ہے ۔ یہ کہ آپ نے بالخصوص اس میں کوئی عبادت کی ہو۔ ہاں کچھ تابعین سے نماز اور ذکر کا بیان آتا ہے، نہ کہ کھانے پینے اور عید منانے کا۔

یوم عاشور کے روزے کے متعلق آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: ''یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے ۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثة ایام من کل شھر وصوم یوم عرفة وعاشوراء والاثنین، حدیث: 1162 وسنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم الدھر تطوعا، حدیث: 2425 وسنن الترمذي، کتاب الصوم، باب الحث علی صوم یوم عاشوراء، حدیث: 752 ۔) مگر اس دن کسی عید کا منانا یا غم کا اظہار کرنا جائز نہیں ۔ کیونکہ یہ دونوں کام خلاف سنت ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں صرف روزے کا آیا ہے اور یہ کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن کا مزید روزہ رکھ لیں تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو جائے کیونکہ وہ صرف اس ایک دن کا روزہ رکھتے تھے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 848

محدث فتویٰ